ذکر الٰہی

(ذکر الٰہی کی اقسام میں سے ذکر قلبی کی فضیلت اور حصول کے طریق کا ذکر واضح کیا گیا ہے جو سلاسل تصوف کی بنیاد ہے)

فہرست

۱) ذکرِ الٰہی ایک عبادت ہے

جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو دیا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا (سورۃ احزاب آیت ۴۱)

اے ایمان والو! اللہ کو کثرت سے یاد کرو

حضرت ابن کثیرؒ نے اس آیت کی تفسیر کے تحت لکھا ہے: حضرت ابن عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کوئی ایسی عبادت فرض نہیں فرمائی جس کی حد مقرر نہ ہو اور اس میں ایک معذور آدمی کا عذر قبول نہ فرمایا ہو مگر ذکرِ الٰہی ایسی عبادت ہے جس کی کوئی حد مقرر نہیں اور نہ کسی کو ترکِ ذکر پر مامور فرمایا۔ ہاں جو مغلوب الحال ہو اس کا معاملہ جدا ہے اور فرمایا اللہ کا ذکر کرو کھڑے ہو بیٹھے ہو یا لیٹے ہو۔ رات ہو یا دن دل سے ہو یا زبان سے خشکی پر ہو یا سمندر میں۔ سفر میں ہو یا حضر میں۔ خوش حال ہو یا عسیر الحال، تندرست ہو یا بیمار، ہر حال میں ذکر کرو۔

۲) ذکرِ الٰہی کی مختلف صورتیں

۱) **ذکرِ عملی** عبادات نماز، روزہ، رزقِ حلال کمانا، زکواۃ، حج سب ذکرِ عملی ہیں۔ان کی اہمیت اپنی اپنی جگہ پر واضح ہے۔فقہی کتب میں ان کی تفصیل موجود ہے۔

۲) **ذکرِ لسانی** زبان سے ذکر کرنا تلاوتِ قرآن، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، درود شریف پڑھنا۔ ان کے علاوہ بے شمار تسبیحات جو معمولاتِ زندگی میں داخل ہیں۔کتبِ حدیث میں ان کے فضائل مذکور ہیں۔

۳) **ذکرِ قلبی** دل سے ذکر کرنا۔اسے ذکرِ خفی بھی کہتے ہیں۔یہ وہ ذکر ہے جس میں زبان کو کوئی دخل نہیں اور جسے کاتبین (حساب لکھنے والے دو فرشتے) بھی نہیں سن سکتے۔اس کی تفصیل اجمالاً عرض ہے۔

ذکرِ قلبی کو سمجھنے کے لئے نورِ نبوت کا جاننا ضروری ہے۔

۳) نورِ نبوت ﷺ

نورِ نبوت ﷺ کو اصطلاحاً برکاتِ نبوت کہا گیا ہے۔ **سلاسلِ تصوف کا اصل مقصود بھی یہی ہے۔** مندرجہ ذیل چند حوالہ جات میں اس کی تفصیل موجود ہے۔

۱) اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰهُ وَ جَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ بِهٖ فِی النَّاسِ کَمَنْ مَّثَلُهٗ فِی الظُّلُمٰتِ لَیْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ط

(سورہ انعام رکوع ۱۵)

ایسا شخص جو پہلے مردہ (گمراہ) تھا پھر ہم نے اسے زندہ یعنی مسلمان بنا دیا اور اس کو ایسا نور دے دیا کہ وہ اس نور کو لئے ہوئے انسانوں میں چلتا پھرتا ہے، کیا ایسا شخص اس جیسا ہو سکتا ہے جو (گمراہیوں کی) تاریکیوں گھرا ہوا ہے کہ ان سے نکلنے ہی نہیں پاتا۔

مولانا زکریاؒ نے اس کی یوں تفسیر فرمائی ہے

پس اول شخص مومن ہے جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی محبت اور اس کی معرفت اور اس کے ذکر سے منور ہے اور دوسرا شخص ان چیزوں سے خالی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ نور مہتم بالشان چیز ہے اور اسی میں پوری کامیابی ہے۔ اسی لئے

نبی کریم ﷺ اس کی طلب میں مبالغہ فرمایا کرتے تھے اور اپنے ہر ہر جزو میں نور کو طلب فرماتے تھے۔ چنانچہ احادیث میں متعدد دعائیں ایسی ہیں جن میں حضور اقدس ﷺ نے اس کی دعا فرمائی۔ اسی نور کے بقدر اعمال میں نور ہوتا ہے حتیٰ کہ بعض لوگوں کے نیک عمل ایسی حالت میں آسمان پر جاتے ہیں کہ ان پر آفتاب جیسا نور ہوتا ہے اور ایسا ہی نور ان کے چہروں پر قیامت کے دن ہوگا۔ (فضائل اعمال صفحہ ۴۴۶)

جو دعا نبی رحمت ﷺ فرمایا کرتے وہ بخاری شریف میں بروایت حضرت عبداللہ ابن عباسؓ ان الفاظ میں مذکور ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَفِي بَصَرِي نُوْرًا وَفِي سَمْعِي نُوْرًا وَعَن يَّمِينِي نُوْرًا وَعَنْ يَّسَارِي نُوْرًا وَفَوْقِي نُوْرًا وَتَحْتِي نُوْرًا وَاَمَامِي نُوْرًا وَخَلْفِي نُوْرًا وَاجْعَلْ لِّي نُوْرًا.	یا اللہ میرے دل میں روشنی دے میری آنکھ میں روشنی دے۔ میرے کان میں روشنی میرے داہنے طرف روشنی میری بائیں طرف روشنی میرے اوپر روشنی میرے نیچے روشنی (یعنی بڑی روشنی) اور سامنے روشنی اور میرے لئے روشنی بنا
بخاری شریف (کتاب الدعوات جلد سوم) حدیث ۱۲۴۳	

حوالہ نمبر ۲

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرًا مِّنْ رَّبِّہٖ ط (سورۃ الزمر رکوع ۳)	بھلا جس شخص کے سینہ کو اللہ نے اسلام کیلئے کھول دیا ہو اور وہ اپنے پروردگار کی طرف سے روشنی پر ہو (تو کیا وہ سخت دل کافر کی طرح ہو سکتا ہے)

حضرت شیخ المکرم مدظلہ العالی نے اسرار التنزیل میں اس آیت کی تفسیر میں یوں تحریر فرمایا ہے

[" اللہ اپنے کرم سے اگر شرح صدر عطا فرمائیں تو دل ذاکر ہو جاتا ہے اور اس میں نور پیدا ہو جاتا ہے جو نیکی اور بھلائی کی محبت وطلب پیدا کر کے اتباع شریعت کو آسان بنا دیتا ہے اسی طرح ذکر قلبی نصیب ہو تو اللہ کریم سینہ کھول دیتے ہیں لیکن اگر کسی کا دل اتنا سخت ہو جائے کہ اسے ذکر قلبی نصیب ہی نہ ہو تو پھر اس کی گمراہی میں کیا شبہ۔ (یاد رہے کی ذکر قلبی کا کم از کم درجہ ایمان لانے کے ساتھ قلبی تصدیق ہے)۔

اللہ تو بہت کریم ہے۔ اس نے بہت خوبصورت اور حقائق سے پر کتاب نازل فرمائی جو دہرا دہرا کر حق باتوں کی تاکید فرماتی ہے اور جہاں نور ایمان ہو وہاں اس کتاب کے حقائق رونگٹے کھڑے کر دیتے ہیں اور پھر ان کی کھال سے لے کر دل تک ہر ذرہ بدن اللہ کا ذکر کرنے لگتا ہے۔

حضرت اسما بنت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ اکثر صحابہؓ کا یہی حال تھا کہ ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا تو آنکھوں میں آنسو آجاتے اور بدن کے بال کھڑے ہوجاتے تھے اور یہ اللہ کی طرف سے راہ ہدایت ہے جس پر کرم فرمائے اور جسے چاہے یہ نعمت عظمیٰ عطا فرمادیتا ہے۔"]

کیا بعید ہے کہ اللہ تعالیٰ پھر سے تمام مسلمانوں کو اس نور کی طلب عطا کردے اور اس روشنی سے ہر مسلمان کا سینہ منور ہوجائے۔

حوالہ نمبر ۳)

يَهْدِي اللّٰهُ لِنُورِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (سورہ النور رکوع ۵)

اللہ اپنے نور سے جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے۔

''مومن کے مزاج میں اللہ کی عطا کردہ فطری روشنی ہوتی ہے، جل اٹھنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے جب اسے نور ایمان نصیب ہوتا ہے تو گویا اس چراغ کو کسی نے شعلہ دکھا دیا اور پھر وہ نہ صرف خود بلکہ انسانیت کیلئے روشنی بن کر انسانی فلاح اور ہدیت کا سبب بنتا ہے۔ ظلم کی تاریکیاں مٹاتا اور نور ایمان کی روشنیاں، عدل وانصاف کی روشنیاں بانٹتا ہے اور جب ایسے خوش نصیب صحبت شیخ پاتے ہیں تو گویا سینہ بھڑک اٹھتا ہے۔ دل سورج کی مثال بن جاتا ہے اور یوں ایک جہان کیلئے روشنی کا مینار بن جاتے ہیں۔ یہی اسلامی تصوف ہے کہ نور نبوت سے مسلمانوں کے سینوں میں دھرے چراغ کو روشن کرکے انسانیت کے راستوں پہ سجایا جائے اور صوفی خود اتباع شریعت کا بہترین نمونہ ہو اور نفاذ شریعت کیلئے بہترین کارکردگی دکھائے۔" (اسرار التنزیل)

۴) ذکرِ الٰہی کے ثمرات

۱) ایمان اور عملِ صالح کی معراج پر ذکرِ کثیر نصیب ہوتا ہے۔ اگر ذکرِ الٰہی کو بیج کی طرح دل میں بویا جائے تو قرآنِ حکیم کی درج ذیل آیت کے مطابق اوصاف نصیب ہوتے ہیں۔

إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ
وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَ
الْقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ
وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ
وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ
وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ
فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ
كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً
وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا (سورۃ احزاب ایت ۳۵)

بے شک مسلمان مرد اور مسلمان
خواتین ایمان والے مرد اور ایمان والی خواتین
جھکنے والے مرد اور جھکنے والی خواتین سچے مرد اور
سچی خواتین اور صبر والے مرد اور صبر والی خواتین
اور خشوع والے مرد اور خشوع والی خواتین اور
خرچ کرنے والے مرد اور خرچ کرنے والی
خواتین اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے
والی خواتین اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے والے مرد
اور حفاظت کرنے والیاں اور اللہ کو کثرت سے یاد
کرنے والے مرد و خواتین اللہ نے مغفرت اور
اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے

یعنی

۱) اسلام کی حقیقت ۲) ایمان کی حقیقت ۳) اللہ کے حضور عاجزی

۴) سچائی ۵) صبر ۶) خشوع

۷) تصدق (اللہ کے راستے میں خرچ کرنا) ۸) روزے کی حقیقت ۹) قوتِ حفاظتِ فروج

۱۰) کثرتِ ذکرِ الٰہی

ایسے سب لوگوں کیلیے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ ہے۔

۲) نگاہِ حق شناس

جو لوگ اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے بیٹھے اور لیٹے اور کہتے ہیں اے ہمارے رب تو نے یہ باطل پیدا نہیں کیا۔ (القرآن)

۳) دل کا سکون

دل کو اطمینان اور سکون ذکرِ الٰہی کے نصیب ہو جانے سے ہوتا ہے۔ یادِ الٰہی سے محرومی بیقراری کا سبب بنتی ہے۔

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (سورۃ الرعد ایت ۲۸) سن لو! دلوں کا اطمینان اللہ کے ذکر سے ہے

کسی بھی شے کو سکون تب نصیب ہوتا ہے جب اسے مقصود اصلی حاصل ہو جائے۔ دلوں کا مقصود اصلی ذکر الٰہی ہے۔ دنیاوی مال و دولت، علم، قوت و طاقت حصول ذکر الٰہی کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

۴) غفلت کا علاج

ذکر الٰہی سے غفلت ختم ہو جاتی ہے۔

اور اپنے رب کو یاد کرو اپنے جی میں عاجزی اور خوف کے ساتھ اور بلند آواز کے بغیر صبح اور شام اور مت ہو جاو غافلوں میں سے،، (القران)

۵) انعامات باری

فَاذْكُرُوْنِیٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْلِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ (البقرہ ایت ۱۵۲) پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا احسان مانتے رہو اور ناشکری نہ کرنا۔

تم محتاج ہو تم مجھے اپنی احتیاج سے یاد کرو گے میں بے نیاز اور منعم ہوں میں تمہیں اپنی عطا سے یاد کروں گا اور اس طرح تم پر ہمیشہ انعامات باری کا در وا رہے گا (اسرار التنزیل)

۶) دل کی نرمی (رقت قلبی)

اَلَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ — جب ان پر اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل (اللہ کی عظمت) سے ڈر جاتے ہیں

غصے کا علاج وضو کرنا ہے اور توجہ قلبی سے غصہ جاتا رہتا ہے۔

۷) محبتِ الٰہی

ذکر کثیر محبت الٰہی کا ذریعہ ہے۔

یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ (القران) — وہ ان سے محبت کرتا ہے وہ اس سے محبت کرتے ہیں ۔

جو جس سے جتنی محبت کرتا ہے اتنا ہی اسے یاد کرتا ہے۔

۸) عقائد و اعمال کی فہم سلیم

قرآنِ حکیم میں فہم (سمجھ) کا تعلق دل کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔

لَھُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَھُوْنَ بِھَا ز (الاعراف رکوع ۲۲) — ان کے دل ہیں جن سے یہ سمجھتے نہیں۔

ذکرِ الٰہی سے جب دل منور ہوتا ہے تو عقائدِ اسلامیہ (عقیدہ توحید، رسالت و آخرت) اور سنت اعمال کی صحیح سمجھ نصیب ہو جاتی ہے۔ اللہ کریم اہل سنت والجماعت کی پہچان اور ان کا ساتھ نصیب فرمائے۔ آمین

۹) گناہ کی پہچان

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ''گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے''

چنانچہ ذکر الٰہی سے روشن دل گناہ کے کام اور مشتبہات (شک والے کام) کو پہچان لیتا ہے۔اور توبہ کرنے میں جلدی کرتا ہے۔ وَ الَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً اَو ظَلَمُوٓا اَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُو لِذُنُوبِهِمْ ص
(سورۃ آل عمران رکوع ۱۴)

۱۰) قربِ الٰہی

شیخ کی ذات کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ اپنے قرب کے دروازے کھول دیتا ہے۔قربِ الٰہی کی کوئی انتہا نہیں جس کا واحد ذریعہ اتباع سنت خیر الانام ﷺ ہے۔اس پر کثرتِ ذکرِ الٰہی ممد و معاون ہے۔منازلِ سلوک جو ذکر قلبی کے ثمرات میں سے ہیں درحقیقت قربِ الٰہی کی مظہر ہیں جو محض اللہ تبارک و تعالیٰ کے کرم اور عطا سے نصیب ہوتی ہیں اور ان کی حقیقت وہی مالک جانتا ہے۔اتنا کہا جا سکتا ہے کہ معرفتِ الٰہی چاہنے والے اس در سے رجوع کریں۔

؎ جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا ،دانشوروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے بتا دیا چند اشاروں میں

۵) ذکرِ قلبی کی فضیلت

عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَفَضْلُ الذِّکْرِ الْخَفِيِّ الَّذِی لَا یَسْمَعُہُ الْحَفَظَةُ سَبْعُوْنَ ضِعْفًا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ وَ جَمَعَ اللّٰہُ الْخَلْقَ لِحِسَابِھِمْ وَ جَاءَتِ الْحَفَظَةُ بِمَا حَفِظُوْا وَ کَتَبُوْا فَیَقُوْلُ لَھُمْ اُنْظُرُوْا ھَلْ بَقِیَ لَہٗ شَیْءٌ. فَیَقُوْلُوْنَ مَا تَرَکْنَا شَیْئًا مِّمَّا عَلِمْنَاہُ وَ حَفِظْنَاہُ اِلَّا قَدْ اَحْصَیْنٰہُ وَ کَتَبْنَاہُ فَیَقُوْلُ تَعَالٰی اِنَّ لَہٗ حَسَنَةً لَا تَعْلَمُہٗ وَ اَ اَخْبَرَکَ بِہٖ وَ ھُوَ الذِّکْرُ الْخَفِیُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس ذکر کو ملائکہ کاتبین سن نہیں سکتے اسے غیر ذکر خفی پر ستر گنا فضیلت حاصل ہے۔ قیامت کے دن جب اللہ مخلوق کو جمع کرے گا اور کاتبین اپنی تحریریں پیش کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ دیکھو اس کی کوئی نیکی رہ تو نہیں گئی۔ وہ عرض کریں گے ہمیں جو معلوم ہوا سب لکھ لیا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس کی ایک نیکی ایسی ہے جو تم نہیں جانتے ہو وہ ذکر خفی ہے۔

(تفسیر مظہری بحوالہ دلائل السلوک صفحہ ۹۹)

۶)

عَنْ اَبِی دَرْدَاءِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ

حضور ﷺ نے ایک مرتبہ صحابہؓ سے ارشاد فرمایا کیا میں تم کو ایسی چیز

بِخَيْرِ اَعْمَالِكُم وَ اَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُم وَ اَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُم وَ خَيْرٍ لَّكُم مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَ خَيْرٍ لَّكُم مِّن اَنْ تَلْقُو عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُو اَعْنَاقَهُم وَ يَضْرِبُو اَعْنَاقَكُم قَالُو بَلٰى قَالَ ﷺ ذِكْرُ اللّٰهِ.

(اخرجه احمد والترمذی)

نہ بتاؤں جو تمام اعمال میں بہترین چیز ہے اور تمہارے مالک کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ اور تمہارے درجوں کو بہت زیادہ بلند کرنے والی اور سونے چاندی کو خرچ کرنے سے بھی زیادہ بہتر اور تم دشمنوں کو قتل کرو وہ تم کو قتل کریں اس سے بھی بڑھی ہوئی صحابہؓ نے عرض کیا ضرور بتادیں آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کا ذکر

شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ نے تحریر فرمایا ہے "بعض صوفیہ نے کہا ہے کہ اس حدیث میں ذکر سے مراد ذکرِ قلبی ہے نہ کہ زبانی ذکر اور ذکرِ قلبی یہ ہے کہ دل ہر وقت اللہ کے ساتھ وابستہ ہو جائے۔ صاحب مجالس الابرار کہتے ہیں کہ اس حدیث میں اللہ کے ذکر کو صدقہ اور جہاد اور ساری عبادات سے اس لئے افضل فرمایا کہ اصل مقصود اللہ کا ذکر ہے اور ساری عبادتیں اس کا ذریعہ اور آلہ ہیں"۔

٦) ذکر قلبی کا حصول

ذکر قلبی صحبت شیخ سے نصیب ہوتا ہے۔ صحبت شیخ میں جس توجہ کا حصول مقصود ہے اس کی مثال سیرت نبوی ﷺ میں موجود ہے۔ اسی کے سبب غفلت زائل ہوتی ہے اور بندہ مومن یوں ہو جاتا ہے گویا اللہ کو دیکھ رہا ہے۔

عَنْ اُبَيِّ بِنْ كَعْبٍ ؓ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّيْ فَقَرَاَ قِرَآءَةً اِنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَاَ قِرَآءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ. فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيْعًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ اِنَّ هٰذَا قَرَاَ قِرَآءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَاَ سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ فَاَمَرَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَاَ فَحَسَّنَ

حضرت ابی بن کعب ؓ فرماتے ہیں کی میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی (مسجد) میں داخل ہوا اور نماز پڑھنے لگا۔ وہ ایسی قرات پڑھ رہا تھا جو میرے علم میں نہیں تھی۔ پھر ایک دوسرا آدمی (مسجد) میں داخل ہوا وہ اس کے علاوہ کوئی اور قرات پڑھنے لگا۔ پھر جب ہم نے نماز پوری کر لی تو ہم سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے۔ میں نے عرض کیا کہ اس آدمی نے ایسی قرات پڑھی کی جس پر مجھے تعجب ہوا اور (اس کے بعد) پھر ایک دوسرا آدمی آیا تو اس نے اس کے علاوہ کوئی اور قرات پڑھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو حکم فرمایا تو انہوں نے

النَّبِیُّ ﷺ شَانَهُمَا فَسَقَطَ فِیْ نَفْسِی مِنَ التَّکْذِیْبِ وَلَا اِذْ کُنْتُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا قَدْ غَشِیَنِی ضَرَبَ فِی صَدْرِی فَفِضْتُ عَرَقًا وَ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی

(المسلم حدیث نمبر ۱۹۰۴)

پڑھا۔تو نبی ﷺ نے ان دونوں کے پڑھنے کو پسند فرمایا اور میرے دل میں ایسی تکذیب سی آئی جو زمانہ جاہلیت میں تھی تو جب رسول اللہؐ نے میری اس کیفیت کو دیکھا جو مجھ پر ظاہر ہو رہی تھی تو آپؐ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا جس سے میں پسینہ پسینہ ہوگیا گویا کہ میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں۔ (مسلم شریف حدیث ۱۹۰۴)

صاحبِ مرقاۃ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی دستِ مبارک کی برکت سے غفلت زائل ہوگئی اور فوراً ہی مقام حضور و مشاہدہ حاصل ہوگیا۔ (مشکواۃ)

فائدہ ۱) توجہ شیخ کی غرض غفلت کو دور کرنا ہے۔

۲) مجاہدات اور ریاضت کے ذریعے سالہا سال اتنا فائدہ نہیں ہوتا جو شیخ کی تھوڑی سی توجہ سے حاصل ہو جاتا ہے۔ (دلائل السلوک)

۷) طریقہ ذکر قلبی

حصول توجہ شیخ کیلئے سلسلہ عالیہ میں جو محفلِ ذکر منعقد کی جاتی ہے وہ تین حصوں پر مشتمل ہے۔

حصہ اول: ذکر لسانی

حصہ دوم: ذکر قلبی

حصہ سوم: دعا

حصہ اول

محفل ذکر شروع کرنے سے پہلے قبلہ رخ بیٹھیں۔ ذکر لسانی میں یہ تسبیحات پڑھیں۔

۱) تیسرا کلمہ ایک بار

۲) استغفار (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْهِ) ایک بار

۳) دوسرا کلمہ ایک بار

۴) تعوذ (اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ)

۵) تسمیہ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ)

حصہ دوم

دل پر خیال کر کے ذکر قلبی شروع کریں۔ اپنی توجہ کیلیے آنکھیں بند کر لیں۔ وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ (اور اپنے رب کے نام کا ذکر کرو) کے مطابق اللہ ھو کی تکرار کرنا ہے۔ اس طریقے کا اصطلاحی نام پاس انفاس یعنی اپنے سانسوں کی نگرانی کرنا ہے۔

بعض لوگوں کو یہ دھوکا ہوتا ہے کہ سانس سے ذکر کیسا۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتے کی ذکر دل سے کیا جاتا ہے سانس صرف ایک خاص ترکیب سے لی جاتی ہے اور بس۔ اگر اس طرح اور ارادی طور پر قوت سے سانس نہ لی جائے تو جو کام ایک دن کا ہے اس پر دو سال بھی لگ سکتے ہیں۔

خیال کریں کہ جب سانس اندر کھینچی جاتی ہے تو لفظ اللہ دل کی گہرائی تک اتر جاتا ہے۔ جب سانس چھوڑتے ہیں تو لفظ ھو خارج ہوتا ہے اور اس کی چوٹ دل پر یا اس لطیفہ پر لگے جس پر آپ ذکر کر رہے ہیں۔

سو اس طرح اپنا وقت دیکھ کر ہر لطیفے پر مناسب دیر تک ذکر کیا جائے اور کوشش یہ ہونی چاہئے کہ سانس نہ ٹوٹے۔ اس سے فائدہ زیادہ ہوتا ہے۔ چنانچہ ساتوں لطائف پر ذکر کرنے کے بعد پھر سے ساری توجہ پہلے لطیفے پر لے آتے ہیں جو قلب ہے۔

مراقبہ: عمداً تیز سانس لینا بند کردے۔بدن کا خیال یکسر چھوڑ دے اور سانس کو طبعی طور پر چلنے دے۔ساتھ دل پر نگرانی کرے۔لفظ اللہ دل سے نکلے اور ھو کی ٹکر عرش عظیم سے جا کر لگے۔اسے رابطہ کہتے ہیں۔جب یہ مضبوط ہو جائے تو اگلے مراقبات یا مقامات کرائے جا سکتے ہیں۔

حصہ سوم

تیسرے مرحلے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی جاتی ہے۔تا کہ رشد و ہدایت نصیب رہے۔

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِی عَنِّی فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْلِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْبِی لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ	اور جب میرے بندے میرے بارے سوال کرتے ہیں تو میں قریب ہوں۔ بلانے والا جب بلاتا ہے تو میں جواب دیتا ہوں۔پس مجھے پکارو اور مجھ پر ایمان رکھو تا کہ ہدایت پاو۔

۸) طریقہ ذکر پر مختصر بحث

س) سانس سے ذکر کیسا؟

ج) ذکرِ قلبی میں سانس کو ذریعہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے جس طرح حج کے سفر میں گھوڑے، اونٹ ،موٹر، بحری جہاز یا ہوائی جہاز کچھ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اصل مناسک حج (طواف کعبہ وغیرہ) آج بھی وہی ہیں۔ اسی طرح ذکرِ قلبی وتوجہ شیخ از قبیل سنتِ نبوی ﷺ ہے جیسا کہ حدیث ابنِ ابی کعبؓ سے ثابت ہے۔ مروجہ طریقہ ذکر محض ذریعہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

''میں تصورِ شیخ کا حامی نہیں اور ہمارے سلسلہ میں اس کی کوئی گنجائش نہیں۔ وظائفِ لسانی میں ہمارے ہاں سب سے بڑا وظیفہ تلاوت قران مجید ہے۔ پھر استغفار اور درود شریف۔ حلقہ ذکر میں صرف اللہ ھو کا ذکر کرایا جاتا ہے یا ہر مقام پر آیات قرآنی کا وظیفہ بتایا جاتا ہے۔ سیر کعبہ میں لبیک کا وظیفہ اور فنا فی الرسول میں درود شریف۔ باقی تمام منازل سلوک میں سوائے اسم اللہ کے کوئی دوسرا ذکر نہیں بتایا جاتا۔

رفقا کو جمع کر کے توجہ کرنا، سانس کے ذریعے ذکر کرنا وغیرہ مقصود نہیں سمجھتا بلکہ وسیلہ اور مقدمہ مقصود کا سمجھتا ہوں۔ نہ خود حلقہ بنانا دین ہے نہ توجہ کرنا دین ہے۔ نہ صرف ناک سے سانس لینا ہی دین ہے ہاں مقدمات دین ہیں۔ کتاب و سنت کی واضح تعلیمات ہمارے سامنے ہیں انہیں کو مشعلِ راہ مصدرِ ہدایت اور معیارِ ہدایت سمجھتے ہیں اور بس"

(دلائل السلوک صفحہ ۱۷۷)

"بعض لوگوں کو یہ دھوکا ہوتا ہے کہ سانس سے ذکر کیسا۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتے کی ذکر دل سے کیا جاتا ہے سانس صرف ایک خاص ترکیب سے لی جاتی ہے اور بس۔ اگر اس طرح اور ارادی طور پر قوت سے سانس نہ لی جائے تو جو کام ایک دن کا ہے اس پر دو سال بھی لگ سکتے ہیں"۔ (از افادات شیخ مدظلہ العالی)

مزید تفصیل کیلئے دلائل السلوک باب ۲۱ (تصوف پر اعتراضات اور ان کے جوابات) ملاحظہ فرمائیں۔

۹) شیخ کی تلاش

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ عِبَادًا لَّیْسُوا بِاَنْبِیَاءَ یَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِیَاءُ وَالشُّهَدَاءُ قِیْلَ مَنْ هُمْ لَعَلَّنَا نُحِبُّهُمْ قَالَ هُمْ تَحَابُّوْنَ بِنُوْرِ اللّٰهِ مِنْ غَیْرِ اَرْحَامٍ وَّلَا اَنْسَابٍ وُجُوْهُهُمْ نُوْرٌ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ لَا یَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَ لَا یَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ ثُمَّ قَرَاَ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ.

(الترغیب ۴:۵ نسائی و ابن حبان بحواله دلائل السلوک صفحه ۸۶)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء نہیں مگر قیامت کے دن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔ عرض کیا گیا وہ کون ہیں تاکہ ہم ان سے محبت رکھیں۔ فرمایا وہ ایسے لوگ ہیں کی اللہ کے نور کی وجہ سے ایک دوسرے کو دوست رکھتے ہیں۔ نہ ان میں خونی رشتہ ہے نہ نسب کا اشتراک۔ ان کے چہرے نورانی ہونگے۔ وہ نور کے منبروں پر بیٹھے ہونگے۔ جب لوگ خوفزدہ ہونگے انہیں کوئی خوف نہ ہوگا۔ اور جب لوگ غمگین ہوں گے انہیں کوئی غم نہ ہوگا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی یاد رکھو اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے نہ وہ مغموم ہوتے ہیں۔

ظاہری طور پر شیخ کی تلاش اس لئے ضروری ہے کہ

۱) دل غافل نہ ہونے پائے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا

(سورۃ الکہف رکوع ۴) ترجمہ: اس کی اطاعت مت کرو جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کردیا۔

غفلت ایسا فعل ہے جس کا ادراک مشکل ہے۔ سورہ تکاثر میں اس طرف اشارہ ملتا ہے اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ یعنی غفلت کا سبب کثرت کی حرص ہے۔ مال و دولت کی حرص ، زندگی کی دوڑ دھوپ رشتے داریاں میل ملاپ سب مل کر انسان کو اللہ سے غافل کردیتے ہیں۔ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ یہاں تک کہ موت آجائے۔ چنانچہ غفلت کا علاج ضروری ہے۔

یہ غفلت ہی ہے جو انسان کو برائی پر کاربند رکھتی اور دین سے بے بہرہ کردیتی ہے۔ ہر طبقہ کے لوگ اس کا شکار ہوسکتے ہیں حتی کہ عالم اور نمازی حضرات بھی چہ جائیکہ عام لوگ۔ اللہ اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین ثم آمین

کر عالمِ ہوس میں کوئی اہلِ دل تلاش

جوڑے جو الفتِ پیمبرؐ سے تارِ دل

۲) نعمتوں پر سوال ہونے کا احساس ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ اس دن تم سے نعمتوں کے بارے پوچھا جائے گا۔ یعنی انسان کو اپنی اصل ذمہ داری کا احساس نصیب ہوتا ہے۔

باطنی طور پر شیخ کی تلاش منازل سلوک کے حصول کیلئے ہوتی ہے۔

۱۰) منازلِ سلوک

[''جن بلندیوں پر آپ ﷺ جسمانی طور پر تشریف لے گئے آپ کے متبعین کی ارواح آپ ﷺ کے قلبِ اطہر ﷺ کے انوارات حاصل کر کے جب اللہ کی عطا سے ان رفعتوں پر اپنی روح کو پہنچا پاتے ہیں تو انہی کو مقاماتِ سلوک (منازلِ سلوک) کہا جاتا ہے۔اور اسی سفر کا نام سیرِ سلوک ہے۔

اور اہل اللہ اپنی استعداد اور اللہ کی عطا کے مطابق یہ سفر طے کرتے ہیں جبکہ ان کے اجسام زمین پر ہی ہوتے ہیں۔وہ پاکیزگی ،نفاست اور لطافت جو جسم نبوی ﷺ کو نصیب تھی اس کا عشرعشیر کسی روح کو نصیب ہو جائے تو وہ اس راہ پر چل نکلتی ہے''] (اسرار التنزیل سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱)

[''جب سالک کے لطائف منور ہو جائیں اور اس میں مزید استعداد پیدا ہو جائے تو شیخ کامل اسے سلوک کی منازل اس ترتیب سے طے کراتا ہے۔اول استغراق اور رابطہ کرایا جاتا ہے پھر مراقبات ثلاثہ، پھر دوائر ثلاثہ، پھر مراقبہ اسمِ ظاہر والباطن ،پھر سیرِ کعبہ، سیرِ صلوٰۃ، اور سیرِ قرآن اور اس کے بعد فنا فی الرسول ﷺ کی منزل آتی ہے۔

مراقبہ فنا بقا کے بعد سالک المجذوبی کے منازل طے کرائے جاتے ہیں۔اس سے آگے سلوک کی منازل ماوراء الورا ہیں۔گو باقی سلسلوں میں سالک المجذوب منتہی ہوتا ہے مگر ہمارے سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ میں سالک المجذوب مبتدی ہوتا ہے۔ولایتِ صغریٰ یعنی ولایتِ اولیاء کی انتہا مقامِ تسلیم ہے''] (دلائل السلوک باب ۸)

۱۱) شیخِ کامل کی پہچان

۱) عالم ربانی ہو۔ کیونکہ جاہل کی بیعت ہی سرے سے حرام ہے۔

۲) صحیح العقیدہ ہو۔

۳) متبع سنتِ رسول ﷺ ہو۔

۴) شرک وبدعت کے قریب بھی نہ جائے۔

۵) دنیادار نہ ہو۔

۶) علم تصوف وسلوک میں کامل ہو۔

۷) شاگردوں کی تربیتِ باطنی سے واقف ہو اور کسی ماہرِفن سے تربیت پائی ہو۔

۸) حضور نبی اکرم ﷺ سے روحانی تعلق قائم کر دے جو بندے اور اللہ کے درمیان واحد واسطہ ہیں۔

(دلائل السلوک صفحہ ۵۲)

۱۴) حصول ذکر قلبی کیلئے ایک مرکز

اللہ کریم کا احسان ہے جو اپنے بندوں کیلئے ہدایت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْ فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا (جو ہمیں پانے کیلئے کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنے راستوں پر چلاتے ہیں)۔ انسان کی اصل کامیابی دامنِ مصطفیٰ ﷺ سے وابستہ ہو جانا ہے۔

آیئے دلوں کو اللہ کی یاد سے روشن کرنے کیلئے۔ آیئے عشق مصطفیٰ ﷺ کیلئے۔ آیئے اس مرکز کی طرف جو مینارہ نور ہے۔ یعنی مرکز اویسیہ دارالعرفان

اہلِ دنیا کو نہیں کیا اعتبار؟ ہے یہاں میخانہ کوثر کھلا
موت میں زندگی سا لطف ہے ان سے مل کر راز ہم پر کھلا

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ اِلَیْہِ اُنِیْبُ ۔